بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم یکشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے
جلد ۵۲/۱۷ | ۱۷ امان ۱۳۴۲ ہش | ۲۰ شوال ۱۳۸۲ھ | ۱۷ مارچ ۱۹۶۳ء | نمبر ۶۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۶ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ مارچ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ مارچ۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ کے دوران آپ نے ۱۲ مارچ ۱۹۶۳ء کے الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ خطبہ جو حضور نے ۲ نومبر ۱۹۲۸ء کو ارشاد فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دُعا سے حاصل ہوتی ہے

غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے

"پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کیلئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہوکر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون کو اسی انجن کی طاقت عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا قائل ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے منہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو تو لاریب وہ مسلم ہے وہ مومن اور حنیف ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور اُدھر بھی جھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اس پر وہ وقت آجانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے۔

ترک نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جائیں اور اس طرف جھک کر پرورش پالیں اُدھر ہی جھکتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے جیسے وہ شاخیں۔ پھر دوسری طرف مڑ نہیں سکتیں اسی طرح پر دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دور ہوتی جاتی ہے پس بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے"

(ملفوظات جلد اول ص ۱۰۶)

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے

مشرق و مغرب میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنیوالے مبلغین اسلام کے اعزاز میں تقریب

ربوہ ۱۶ مارچ۔ گزشتہ شب دارالضیافت میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے مشرق و مغرب میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے والے مبلغین اسلام کے اعزاز میں ایک عشائیہ ترتیب دیا گیا۔ ان مبلغین میں وہ مبلغین بھی شامل تھے جو بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں اور وہ مبلغین بھی شامل تھے جو اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے عنقریب بیرونی ممالک تشریف لے جا رہے ہیں۔ چنانچہ بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے مبلغین میں سے مبلغ ماریشس مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر، مبلغین سیرالیون مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب شاہد، مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری اور عنقریب باہر تشریف لے جانے والے مبلغین میں سے مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح، مکرم ابو طالب صاحب، مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی اور مکرم محی الدین صاحب انڈونیشین نے خاص دعوت پر عشائیہ میں شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں صدران محلہ جات، بعض افسران صیغہ جات اور بعض دیگر احباب بھی اس میں شریک ہوئے۔ آخر میں مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ مارچ ۶۳ء

جمہوریت اور نظریاتی تحریک

(۲)

یہی وجہ ہے کہ اب کوئی سنجیدہ انسان "نعرہ جمہوریت" ہیں آپ کو سنجیدہ نہیں سمجھتا اور نہ سوائے بے سمجھ نادان لوگوں کے آپ کے "اسلامی نظام" کے نعرہ پر لبیک کہنے کو تیار ہے کم سے کم اس وقت تک جب تک کہ مودودی صاحب اسلامی جماعت کے لیڈر ہیں جماعتِ اسلامی کے پراپیگنڈہ سے جہلا اور نیم خواندہ عوام کے سوا اور کوئی متاثر نہیں ہو سکتا۔ جو ایک تارِ عنکبوت سے بڑھ کر نہیں۔ آپ جو کھیل کھیل رہے ہیں وہ اگرچہ اپنی بساط کے مطابق خوب سوچ سمجھ کر کھیل رہے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ بے سمجھ نادان لوگ اسلامی نظام کے نعرہ پر آپ کا ضرور ساتھ دیں گے۔ اور آپ ان کے ووٹوں سے اپنی جماعت کو کامیاب کو لیں گے تاہم ہمارا تاثر یہی ہے کہ اس چال میں بھی آپ یقیناً ناکام ہوں گے۔ آپ کے زخم خوردہ عناصر گو بظاہر غیر منظم نظر آتے ہیں مگر وہ اپنی جگہ پوری طرح مصروفِ عمل ہیں اس کے علاوہ مودودی صاحب نے جو مزاج اپنی جماعت کو دیا ہے اس کے اندر خود خرابی کی ایسی صورتیں موجود ہیں کہ جو نمائشی طور پر تو ایک ٹھوس درخت نظر آتا ہے لیکن امتحان پر گھن کھایا ہوا کھوکھلا ڈھانچہ ثابت ہو گا۔

ارکان کی درجہ بندی کا اصول بھی مودودی صاحب نے اشتراکیت سے ہی لیا ہے۔ اشتراکیت ایک لادینی تحریک ہے جس کا ایمان مطلب پرستی ہے۔ روسی اشتراکیوں نے برسرِ اقتدار آنے کے لئے یہ فریب کارانہ ہتھیار استعمال کرنا اپنے لادینی دین کے اصولوں کے مطابق جائز قرار دیا ہے لیکن اسلام ایسی احمقانہ فریب کاری کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اسلام حق ہے اور وہ حقانی ذرائع ہی سے کامیاب ہو سکتا ہے مکاری اور جھوٹ کے سہارے اس کے لئے زہر کا اثر رکھتے ہیں۔ جو اقتدار ایسے مکارانہ طریقوں سے حاصل کیا جائے اسلام اس پر تھوکتا بھی نہیں۔ جو لوگ اسلام کے غلبہ کا نام لے کر ایسے ذرائع سے اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کا انجام جہنم کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا وہ اسلام کو تو کیا غالب کریں گے الٹا اپنا اور اپنے ساتھیوں کا بھی بیڑا غرق کرتے ہیں۔ اگر مودودی صاحب کے اسلام میں کوئی جان ہوتی تو لادینی اشتراکی تحریکوں کی تقلید نہ کرتے خواہ اس۔ سے ان کو بظاہر کتنی بھی کامیابی نظر آتی۔ اسلام کا اپنا حقانی مزاج ہے اور وہ سوا حق کے کسی سہارے کا محتاج نہیں۔ وہ میدان میں اکیلا کھڑا ہوتا ہے مگر اپنی حقیقت پر آنچ نہیں آنے دیتا۔ وہ سلطنتوں پر لات مارتا ہے۔ مگر حق کے پرچم کو نیچے نہیں ہونے دیتا۔ وہ کسی جمہوری یا کلیاتی طریق کا پابند نہیں ہوتا۔ اس کے نزدیک ایسی بت پرستیوں کی کوئی وقعت نہیں ہے بلکہ اس کا طریق وہی ہے جس کا ذکر خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

الذین جاھدوا فینا
لنھدینھم سبلنا

یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جد و جہد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی خود رہنمائی کرتا ہے اور اپنے راستے ان پر کھول دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جو لوگ اپنے آپ پر اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرتے ہیں ان کو حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے لئے کسی مکاری کسی فریب دہی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اصل بات یہ ہے کہ نظریاتی تحریکیں بغیر جبر کے برسرِ اقتدار آ ہی نہیں سکتیں اور نہ بغیر جبر کے برسرِ اقتدار رہ سکتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نظریات خواہ کتنے ہی واضح اور ٹھوس کیوں نہ ہوں ان میں اختلاف ہونا انسانی فطرت ہے۔ چنانچہ آپ دو اشتراکی ایسے پیش نہیں کر سکتے جو ہر تفصیل میں اشتراکی نظریہ میں یکسانی رکھتے ہوں۔ اسلئے برسرِ اقتدار پارٹی بھی ذرا ذرا سے اختلاف پر اندرونی طور پر سیاسی امور میں ہموار نہیں ہو سکتی۔

اسلام ہی کو لے لیجئے محض "اسلامی نظام" کا نعرہ لگانے سے اسلامی نظام قائم نہیں ہو سکتا بات یہ ہے کہ ایک خدا ایک رسول اور ایک کتاب کے باوجود اسلام کے مختلف تصورات ہیں جو موٹے طور پر فرقوں کی صورت میں موجود ہیں۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر خود ایک فرقے کے اندر بھی باہم ایسی خلیجیں موجود ہیں کہ جن کو کسی جادو کی چھڑی سے پاٹنا ناممکن ہے۔ دیوبندی اور بریلوی دونوں اہل سنت والجماعت کہلاتے ہیں مگر کون کہہ سکتا ہے کہ اسلامی نظام میں یہ دونوں فریق متفق ہیں اور اقتدار کے لئے کشت و خون نہیں کریں گے۔

مودودی صاحب نے برطانیہ اور امریکہ کی جمہوریتوں کی مثال دی ہے۔ یہ جمہوریتیں اسی لئے کامیاب سمجھی گئی ہیں کہ وہ خونریزی سے پاک ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کوئی نظریاتی تصادم نہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ کوئی نظریاتی نظام بغیر ڈکٹیٹرشپ کے برسرِ اقتدار آ ہی نہیں سکتا اور کچھ عرصہ کے لئے بھی برسرِ اقتدار نہیں رہ سکتا۔ جب مودودی صاحب برطانوی اور امریکی جمہوریت کی کامیابی اور خون سے پاک امن کا ذکر کرتے ہیں تو وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ ان ممالک میں دین اور سیاست علیحدہ ہیں۔ وہاں جو پارٹیاں بنتی ہیں وہ کسی وسیع عالمگیر نظریہ کی بنا پر نہیں بنتیں بلکہ روزمرہ کے محدود دنیوی مسائل کی بناء پر بنتی ہیں۔ اسلئے ان میں جو تصادم ہوتا ہے وہ قتل و غارت کے حدود تک نہیں پہنچتا۔ وہ مجالس میں بے شک گرما گرم مباحثے کرتے ہیں مگر ان کا اثر متعین دوائر تک ہی رہتا ہے۔

مودودی صاحب تو خود ایک ایسے نظریہ کو برسرِ اقتدار لانے کے لئے اٹھنے کے دعویدار ہیں جس میں طبعیاتی سوہیچ و بل کیساتھ ساتھ مابعد الطبعیاتی پیچیدگیاں بھی موجود ہیں اور جو لوگ اس نظریہ کے مدعی سمجھے جاتے ہیں انہوں نے اپنا مزاج اس طرح کا بنا لیا ہوا ہے کہ رفع یدین رفع سبابہ اور آمین بالجہر کے اختلافات پر بھی کشت و خون کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جب ایسے نظریہ کو سیاست میں داخل کیا جائے گا تو لازماً خونریزیاں بھی ملکی سطح اختیار کریں گی۔ اپنے اپنے نظریہ اسلام کو برسرِ اقتدار لانے کے لئے لازماً خونریزی ہو گی۔ یورپ اور ایشیا کی تاریخ اس کی بین شہادت پیش کرتی ہے اور زمانے نے اس نسخہ کو بارہا آزما کر سخت نقصان اٹھایا ہے۔ اور اب مہذب دنیا کم از کم مودودی صاحب کی ممدوح جمہوریتیں اس کو ترک کر چکی ہیں اور وہ معیار حاصل کر چکی ہیں جس کے لئے مودودی صاحب ان کے مداح ہیں۔ اس لئے

من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ

آزمودہ را آزمودن بے عقلی کا کام نہیں تو اور کیا ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں اسلام کے غلبہ کے لئے وہی سیدھا راستہ ہے جس کی نشاندہی قرآن و سنت کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے اور جس پر عمل کر کے جماعتِ احمدیہ اسلام کو دنیا میں پھیلانے میں اپنی بساط کے مطابق کامیابی حاصل کر رہی ہے۔ اس کے سوا دنیا میں اسلام کو برسرِ اقتدار لانے کا کوئی اور طریق نہیں ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ مودودیت بھی مار کھا کھا کر اسی طریق کو اختیار کرنے پر مجبور ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

بے شک اس زمانہ میں اسلام جمہوریت ہی میں پھل پھول سکتا ہے مگر یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اسلام کو سیاسی گورکھ دھندوں سے علیحدہ رکھا جائے۔ جس راہ پر مودودی صاحب چل کر اسلام کو غالب کرنا چاہتے ہیں وہ کشت و خون کا راستہ ہے اور خواہ اس کو کتنا ہی جمہوری لبادہ پہنایا جائے اس کو چھپایا نہیں جا سکتا۔

بہر رنگے کہ جامہ خواہی می پوش
من انداز قدت را می شناسم

اور یہ کامیابی بھی اگر ہو تو حقیقتاً ناکامی ہی کے مترادف ہے کیونکہ ٹھیک اسی طریق سے فتنہ و فساد کا وہ لامتناہی سلسلہ قائم ہوتا ہے جو اسلام کے نام ہی کے منافی ہے +

حضرت سیّد عبد اللطیف صاحب شہید رح کی یاد میں

(ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے راولپنڈی)

مضطرب ہے کس قدر ان شعلہ سامانوں کی خاک
اڑ گئی راہِ وفا میں تیرے دیوانوں کی خاک

کیمیائے دولتِ جاوید ہیں تیرے شہید
کم نہیں اکسیر سے ان تیرے پروانوں کی خاک

ایک قربانی سے پیدا سینکڑوں عاشق ہوئے
کس قدر زرخیز ہے ان پاک دامانوں کی خاک

زندۂ جاوید ان کو کر دیا ہے عشق نے
موت سے زندہ ہوئی ہے ان کے ارمانوں کی خاک

پا گیا قربِ الٰہی سیدِ عبد اللطیف
رشک اسکی خاک پر کرتی ہے سلطانوں کی خاک

کشتگانِ خنجرِ تسلیم ہیں یہ سرفروش
درس دیتی ہے وفا کا ایسے انسانوں کی خاک

دل جو ہیں خاکی تہی سوزِ درونِ عشق سے
کام کیا خاک آئے گی ان سست پیمانوں کی خاک

جماعت احمدیہ کے عقائد

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد

نوٹ :- یہ مضمون بصورت پمفلٹ بھی شائع کیا گیا ہے جن جماعتوں یا احباب کو ضرورت ہو وہ نظارت اصلاح وارشاد ربوہ کے صیغہ نشر و اشاعت سے منگوا سکتے ہیں :

جماعت احمدیہ بار بار اس عقیدہ کا اعلان کر چکی ہے کہ اسلام ہمارا دین ہے۔ اور لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہمارا کلمہ ہے اور قرآن کریم خدا تعالےٰ کی آخری شریعت ہے جو تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے رسول عربی سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ پر ہم صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور علیٰ وجہ البصیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے اور یقین کرتے ہیں۔ اور آپ ہی کی امت میں اپنے آپ کو شمار کرتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ قیامت تک قرآن مجید کے احکام میں کوئی ترمیم، کوئی تنسیخ اور کوئی تغیر و تبدل نہ ہوگا اور حضرت بانی جماعت احمدیہ بھی اپنی کتب میں بارہا ان عقائد کا اظہار فرما چکے ہیں چنانچہ آپ اپنی تالیف کرامات الصادقین صفحہ ۲۵ میں فرماتے ہیں :-

"مجھے اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ میرا عقیدہ ہے اور ولٰکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالےٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسولؐ کے فرمودہ کے خلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے۔ اور تکفیر سے باز نہیں آتا۔ وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اسے پوچھا جائے گا۔"

اسی طرح اپنی کتاب ایام الصلح کے صفحہ ۸۶-۸۷ میں فرماتے ہیں۔

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائکہ حق اور حشر اجساد حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے۔ وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں "لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ" اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام کتابوں پر جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ایمان لاویں۔ اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور اسی طرح خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہلسنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا ضروری ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کرکے دیکھا کہ ہم باوجود اپنے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ الا ان لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین المفترین۔"

اس جگہ میں بھی خدائے عزّ و جل کی قسم کھا کر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا دین اسلام ہے اور ہمارا نبی جس کی ہم امت کہلاتے ہیں سیّد الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور اسلام کے سوا کسی اور مذہب کے پیرو نہیں۔

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں

اس جگہ میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم خاتم النبیین کے وہی معنے کرتے ہیں جو گزشتہ تیرہ صدیوں میں مجدد اماموں اور برگزیدہ علماء نے کئے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی شریعت والا اور مستقل نبی نہیں آ سکتا۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ایسی نبوت کا ہرگز دعوےٰ نہیں کیا۔ بلکہ آپ نے ایسے دعوائے نبوت کو کفر قرار دیا ہے

پس اے بھائیو! اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور مکفرین کی باتوں پر اعتبار مت کرو۔ خدا تعالےٰ سے دعائیں کرو کہ وہ تمہیں اصل حقیقت سے آگاہ کر دے گا :

جماعتی مطبوعات کی نمائش

اس ماہ مجلس شاورت کے ایام میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام جماعت احمدیہ کی مطبوعات کی ایک نمائش تحریک جدید کے دفاتر کے کمیٹی روم میں منعقد کی جائے گی۔

جو احباب یا ادارے اپنی مطبوعات (کتب، رسائل، اخبارات، اشتہارات) اس نمائش میں شامل کرنا چاہتے ہوں وہ اس سلسلہ میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے خط و کتابت فرمائیں۔ یا اپنی مطبوعات دفتر میں بھجوا دیں :

مرزا رفیع احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

صیغہ نشر و اشاعت کا ایک پمفلٹ

نظارت اصلاح وارشاد ربوہ کے صیغہ نشر و اشاعت نے "عیسائیوں کی طرف سے دعوت مباہلہ کا جواب" کے زیر عنوان ایک مضمون بصورت پمفلٹ شائع کیا ہے۔ جن جماعتوں کو ضرورت ہو وہ مطلوبہ تعداد میں نظارت اصلاح وارشاد سے یہ پمفلٹ طلب فرمائیں۔

مہتمم نشر و اشاعت

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے عزیزم لطف المنان صاحب کو ۱۵ جنوری ۱۹۶۳ء کو لڑکا عطا فرمایا اور پھر ۲۰ فروری ۱۹۶۳ء کو حنان صاحب کے چھوٹے بھائی کے ہاں بچی پیدا ہوئی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود بچوں کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دین کی خدمت کی توفیق دے ۔۔۔ عزیزان لطف المنان و عبدالوہاب صاحبان مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم سابق مبلغ مغربی افریقہ و افسر لنگر خانہ کے صاحبزادے ہیں۔ نومولود آغا نصیر الحق صاحب (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خان پور) کا نواسہ ہے۔ اور نومولودہ خان ظفر الحق خان صاحب مرحوم (ریٹائرڈ اے۔ ڈی ایم کیمبل پور) کی نواسی ہے :

عبدالجلیل عشرت لاہور

زندگی بخش پیغام

۔۔ حضرت مصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ کے زندگی بخش خطبات روحانی مُردوں کے لئے زندگی بخش پیغام ہیں۔

اور آپ الفضل کے ذریعہ گھر بیٹھے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

آج ہی اپنے نام الفضل جاری کروائیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

وقفِ زندگی اور اسکی برکات

از مکرم محمد یوسف صاحب سلیم بی اے متعلم جامعہ احمدیہ

دنیا میں ہر قوم - ہر جماعت اور ہر مذہب کی سالمیت کا انحصار زیادہ تر اس کے ایسے سرگرم اور مؤثر عنصر پر ہوتا ہے جو اپنے نفوس اس کی سربلندی اور ترقی کے لئے قربان کر دیتے ہیں - ان کی تمام تر کوششیں اور قوتیں قومی ڈھانچہ کی تعمیر و ترقی کے لئے وقف ہوتی ہیں قومی خدوخال ہیں وہ اپنے نفوس کی بے مثال قربانیوں سے رنگ بھرتے ہیں۔ الٰہی جماعتوں کے لئے جو لوگ زندگی وقف کرتے ہیں - ان کا جینا اور مرنا اور ان کے تمام تر اعمال خدا تعالےٰ کے لئے ہو جاتے ہیں اور اپنے نفس سے بالکل الگ ہو کر اپنی مرضی کو خدائے بزرگ و برتر کی مرضی بنا لیتے ہیں اور پھر نہ صرف دل کے عزم تک یہ بات محدود رہتی ہے بلکہ اپنے تمام جوارح - تمام ذہنی - عقل و فکر اور تمام طاقتوں کو اسی راہ میں لگا دیتے ہیں ایسے عنصر کی افادیت کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے:-

"ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یأمرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولٰئک ھم المفلحون"

(آل عمران ۱۰۴)

اے مسلمانو! تمہاری سالمیت اور ترقی اس بات کی بھی رہین منت ہے کہ ہر زمانہ میں تمہارے اندر ایک گروہ ضرور موجود رہنا چاہئے جس کا مقصدِ حیات لوگوں کو خیر کی طرف بلانا ہو۔ نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا ہو یہی لوگ حقیقی فلاح میں کامیابی سے ہمکنار ہونے والے ہیں۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جس کی کامیابی کا ضامن خود خدا تعالےٰ ہو۔ یہ ممکن ہے کہ زمیندار اپنی کھیتی ضائع کر لے امتحان دینے والا کامیاب نہ ہو سکتا ہو اپنے کاروبار میں خسارہ سے دوچار ہو لیکن یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے والا ناکام و نامراد رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے جگر گوشہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک بے آب و گیاہ آبادی میں چھوڑ دینا کتنی بڑی اور عظیم الشان قربانی تھی۔ اگر اللہ تعالےٰ کا فضل ان کے شامل حال نہ ہوتا تو وہ سسک سسک کر دم توڑ دیتے۔ بھلا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی رائیگاں گئی نہیں! نہیں!! اللہ تعالےٰ نے اسی بے آب و گیاہ وادی کو ان کے لئے بارونق بنا کر مرجع خلائق بھی بنا دیا۔ آپ کی نسل میں سے افضل الرسل خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فنا فی اللہ اور فنا فی الدین تھے۔ آپ کی حیاتِ طیبہ کا ایک ایک لمحہ اس امر کے لئے کامل طور پر وقف رہا کہ خدا کا نام بلند ہو اور اس کی توحید دنیا میں پھیلے۔ تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کا جو کام اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرمایا تھا وہ حضورؐ نے اس انہماک۔ اس شغف۔ اس مستعدی - اس جانکاہی اور اس محنت کے ساتھ انجام دیا کہ بجا آوری فرائض کی کوئی اور مثال اس سے زیادہ درخشاں اور اس سے زیادہ روشن ہمیں نظر نہیں آتی۔ خدا تعالےٰ کے ذکر میں آپ کی اس قدر محویت کو دیکھ کر کفار بھی بے اختیار پکار اٹھے "عشق محمدؐ ربہٗ" آپ نے اپنی بعثت سے اپنے وصال تک خدا کی یاد اس کے نام کی اشاعت، دین کی تبلیغ اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے اپنی تمام راحت اپنا تمام آرام، اپنی تمام عزت اور اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ وقف کئے رکھا۔ گم گشتگان راہ کو ہدایت کے چشمہ سے سیراب کرنے کے لئے ہر لحظہ بے قرار اور ہر گھڑی بے چین رہتے آپ کے دل کی اس سوزش کی ترجمانی آیہ کریمہ سے ہوتی ہے۔

"لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین"

(الشعراء ع)

آپ کے صحابہ کرامؓ میں بھی خدمت دین کا جذبہ موجزن تھا۔ سوتے جاگتے، بیٹھتے اٹھتے چلتے پھرتے اللہ تعالےٰ کے دین متین کی اشاعت ان کی زندگی کا نصب العین تھا - ان کی دین الٰہی میں یہ وارفتگی، خلوص اور قربانی کے جذبہ کی برکات ہی تو تھیں کہ وہ ایک طرف علم و ہنر میں دنیا کے استاد بنے تو دوسری طرف قیصر و کسریٰ کی عظیم الشان حکومتوں نے ان کے قدم چومے۔ معمولی شتربانی سے جہانبانی کرنے لگے۔ مدینہ کے گورکن ابن جراح اسلامی فوجوں کے سپہ سالار بنے مسجد نبوی کے فاقہ کش حضرت ابوہریرہؓ بحرین کے گورنر مقرر ہوئے۔

جب تک وہی دینی روح جو صحابہ میں کارفرما تھی وہ ہم میں بھی جلوہ گر نہ ہو۔ وہی آگ ہمارے دلوں میں بھی نہ لگ جائے وہی تڑپ ہمارے اندر بھی پیدا نہ ہو جائے جو صحابہ کے دلوں میں پائی جاتی تھی اس وقت تک وقف زندگی کی اہمیت اور اس کی برکات کا صحیح علم نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر نگاہ ڈالئے۔ آپ نے جب دیکھا کہ باطل کی فوج مسلمانوں کے دلوں میں ڈاکہ ڈال رہی ہے۔ صلیب اور مادیت کا ایک بے پناہ سیلاب اُمڈا چلا آرہا ہے ان حالات میں آپ کا سینہ اسلام کے لئے بریاں ہوا۔ آپ کا دل مسلمانوں کے لئے بے قرار ہوا۔ آپ کی جان پگھل گئی۔ روح تڑپ اٹھی۔ اور آپ کی پکار آستانہ الوہیت تک جا پہنچی ؎

این دو فکر دین احمد مغز جان ما گداخت
کثرت اعدائے ملت قلت انصار دیں

آپ نے خدمت اسلام میں تن دہی دیکھا اور نہ رات آپ کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا گیا۔ اللہ تعالےٰ نے اشاعت اسلام میں آپ کی کوششوں کو شرف قبولیت بخشا۔ اور آپ کے سلسلہ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائی۔ آپ کا یہ انہماک فی الدین - یہ فدائیت اور یہ محویت دوست و دشمن سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے یہ دراصل خدمت دین کی برکات کا نتیجہ تھا۔ ایک وہ وقت تھا کہ حضور علیہ السلام کو براہین احمدیہ کی طباعت کے لئے مخلصین جماعت سے روپوں کا مطالبہ کرنا پڑا آج وہ وقت ہے کہ آپؑ کے جاں نثاروں میں بہتیرے ایسے ہیں کہ سلسلہ کے مفاد کے لئے ایک اشارہ پر ہزاروں روپے دینے کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح اپنے ابتدائی ایام کو یاد کر کے فرماتے ہیں۔

لفاظات الموائد کان اُکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

فرماتے ہیں ایک وہ وقت تھا کہ میں خوردہ کھانے پر میرا گذارا تھا اور اب خدا تعالےٰ کا فضل دیکھو کہ بیشمار لوگ میرے ذریعہ پل رہے ہیں۔

ہمارے لئے یہ امر جہاں بے حد خوشی کا باعث ہے کہ ہم مسیح پاک علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کی مقدس لڑی میں منسلک ہیں وہاں ہمارے لئے لمحہ فکریہ بھی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہم نے حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرتے وقت جو عہد باندھا تھا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے وہ عہد نبھا رہے ہیں یا نہیں۔ واقعات ہمارے سامنے ہیں مادیت کی کشش وقف زندگی میں مانع نظر آتی ہے۔ حصول تعلیم کا مقصد صرف دنیا کمانا ہی بن کر رہ گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی رجحان کو بھانپتے ہوئے فرمایا تھا کہ

"عموماً سب پڑھنے والے اپنی دنیا کے لئے مر رہے ہیں اور اس کتے کی مانند ہیں جو ایک دفن کئے ہوئے مردار کی مٹی اپنے پنجوں سے کھود رہا ہے اور جب وہ مردار ننگا ہو جاتا ہے تو اسے کھاتا ہے اسی طرح ان پڑھنے والوں میں "بڑا گروہ" تو ایسا ہی ہے کہ اس مردار کی تلاش میں ہے اور جب وہ مردار انہیں ملگیا تو پھر ہم کہاں اور وہ کہاں۔ آخر انہیں بابو کے فرزند ہیں جنہوں نے دنیا کو قبول کر رکھا ہے کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ دنیا کو تین طلاق بھیجکر ہماری راہ پر چلیں گے اور ہمارے سلسلہ کے لئے اپنی عمریں وقف کر دیں گے۔

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵)

حضرت اقدس کا یہ انتباہ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہم اپنے نفوس کو ٹٹولیں اپنے گریبان میں نظر ڈالکر دیکھیں کہ ہم وقف زندگی کی اہمیت کو پس پشت ڈالکر کہیں دنیا کے بندے بنکر تو نہیں رہ گئے۔ احمدیت جس مقصد کو لے کر اٹھی ہے وہ کوئی معمولی مقصد نہیں ہم دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے اٹھے ہیں۔ کامیاب انقلاب کی پہچان یہ ہے کہ اسکے مختلف مراحل بڑی عمدگی سے طے ہوتے رہیں اس کے تقاضے بڑے سلیقہ سے پورے کئے جاتے رہیں اور اس کے مقاصد مناسب وقت اور مدت میں حاصل ہوتے رہیں۔ یہ مرحلے، یہ تقاضے اور یہ مقاصد اسی وقت تک بروئے کار نہیں لائے جا سکتے جب تک ہماری زندگیاں "تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم" کی مصداق نہ بن جائیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مشن کی تکمیل کے لئے جانی و مالی قربانی کو اپنے لئے لازم و ملزوم ٹھہرایا ہے آپ نے چندوں کی مختلف تحریکوں کے ساتھ ساتھ زندگیاں وقف کرنے پر بھی زور دیا۔ چنانچہ وقف زندگی کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرے میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کیلئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دیدی ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف نہیں کر دیتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا تعالےٰ کے لئے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھو دیتا ہے؟ ہرگز نہیں فلہٗ اجرہٗ عند ربہٖ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جب کہ ہر انسان بالطبع راحت و آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے پھر کیا وجہ ہے کہ جب اسکو ایک مجرب نسخہ تیرہ سو برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرامؓ اس وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے بے خبر ہیں ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں میں خود اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس ... لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کیلئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۷۰)

وقف زندگی کی ضرورت اور اہمیت بیان کرنے کے بعد حضرت اقدس اپنی جماعت کو وقف کی وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۰)

پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہنا ہر سعادت مند احمدی کا اولین فرض ہے۔ دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہونا سب سے بڑا اعزاز سب سے بڑی سب سے اعلےٰ اور سب سے ارفع خوبی ہے۔ مبارک ہے وہ شخص جو اس سعادتِ دارین سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ ہمارے سلسلہ کی بنیاد اشاعتِ اسلام پر رکھی گئی ہے۔ اسلام کی تعلیم کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دینا ہمارا نصب العین ہے۔ جب تک ہماری جماعت کا ہر بچہ اور ہر بوڑھا ہر مرد اور ہر عورت۔ ہر چھوٹا اور ہر بڑا اپنے دل کو اس یقین سے لبریز نہ کرلے گا کہ جو کچھ ہے وہ دین ہی ہے اس وقت تک ہم اس نصب العین کو حاصل کرنے اور ترقی کے میدان میں آگے بڑھنے کے قابل نہ ہوسکیں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک ایمان افروز تقریر کے یہ پُرشوکت الفاظ اب تک ہمارے کانوں میں گونجتے ہیں کہ اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور ہمیں خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے الفاظ میں "خدا کی تقدیر حرکت میں ہے اب تدبیر کرنا ہمارا کام ہے" اس تدبیر کا انحصار بذلِ مال اور وقفِ زندگی پر ہے۔

پس سلسلہ کو تلاش ہے ایثار پیشہ نوجوانوں کی، جاں نثاروں اور فدائیوں کی سلسلہ کو ضرورت ہے واقفینِ زندگی کی۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کو نسلاً بعد نسلٍ اللہ تعالےٰ کی راہ میں وقف کرتے رہیں کہ اسی میں ان کی اپنی بھلائی اور سلسلہ کی ترقی ہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینجر)

لاہوری احمدی فریق کے اکابر سے ایک ضروری مطالبہ

مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل

جناب مولوی عبدالرحمن صاحب مصری نے میری جلسہ سالانہ ربوہ ۶۱ء کی تقریر حقیقتِ نبوت پر لمبا تبصرہ کیا ہے جس کا جواب میری طرف سے الفضل میں شائع ہو رہا ہے۔ جناب مصری صاحب نے اپنے مضامین کی بارھویں قسط میں جو ۲۰ر فروری ۱۹۶۳ء کے پیغام صلح میں ان کی پچھلی قسطوں کے تسلسل میں "کتاب حقیقۃ النبوۃ پر تبصرہ" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے (حالانکہ میری مطبوعہ تقریر کا عنوان حقیقتِ نبوت ہے نہ حقیقۃ النبوۃ۔ حقیقۃ النبوۃ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک تصنیف لطیف ہے) جناب مصری صاحب اپنے مضمون کی اس قسط میں "تبدیلِ عقیدہ در مسئلہ فضیلت" کا موضوع بھی زیر بحث لاتے ہیں۔ اور انہوں نے اس بارہ میں بالکل ایک جدید نظریہ پیش کر دیا ہے جو جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم سابق پریزیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور کے اس نظریہ سے مختلف اور متضاد ہے جو مولوی صاحب موصوف نے اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" میں پیش کیا ہے۔ مَیں جناب مصری صاحب کی اس نظریہ کے متعلق جو غلط فہمی ہے اس کے ازالہ کی کوشش تو انشاء اللہ ضرور کروں گا۔ لیکن مَیں اس موقعہ پر احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام کے اکابر جناب مولوی صدرالدین صاحب امیر جناب مولوی احمد یار صاحب جنرل سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور اور جناب مولوی دوست محمد صاحب ایڈیٹر پیغام صلح سے یہ مطالبہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ بتائیں کہ آپ کے مرکز نے فضیلت کے عقیدہ میں تبدیلی کے متعلق جناب مصری صاحب کا حالیہ اور جدید نظریہ اپنا لیا ہے۔ یا آپ کا مرکز جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے بیان کردہ نظریہ پر ہی ابھی تک قائم ہے؟ کیونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے میرے نزدیک وہ نظریہ "النبوۃ فی الاسلام" میں پیش نہیں فرمایا جو جناب مصری صاحب اپنے محولہ بالا مضمون میں پیش کر رہے ہیں۔ یہ تینوں اکابر جن سے مَیں نے مطالبہ کیا ہے مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے نظریہ اور جناب مصری صاحب کے حالیہ نظریہ کا اختلاف خوب سمجھ سکتے ہیں۔ اس لئے مجھے وضاحت کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا ان میں سے کوئی صاحب مجھے یہ جواب دیں کہ آیا آپ کے مرکز نے جناب مصری صاحب کے نظریہ کو اختیار کر لیا ہے یا آپ کا مرکز ابھی تک جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے نظریہ پر ہی قائم ہے؟

ہوسکتا ہے کہ جناب مولوی دوست محمد صاحب ایڈیٹر پیغام صلح نے بوجہ مصروفیت یہ مضمون پڑھا ہی نہ ہو اور اس طرح ان کی غفلت اور بے توجہی سے پیغام صلح میں شائع ہوگیا ہو۔ جو جناب مولوی محمد علی صاحب کے نظریہ سے صریح اختلاف رکھتا ہے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جناب مولوی دوست محمد صاحب دونوں نظریوں کے فرق کو سمجھ ہی نہ سکے ہوں اور یہ مضمون اس وجہ سے شائع ہوگیا ہو۔ بہرحال جو صورتِ حال بھی ہو اس سے آگاہ فرماویں تا مَیں اس خیال میں نہ رہوں کہ آپ میاں جان اور آپ کے مرکز نے اب جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے نظریہ کو ترک کر دیا ہے اور اس کی بجائے جناب مصری صاحب کا نظریہ اختیار کر لیا ہے میرے اس مطالبہ کی الفضل میں اشاعت پر میں ایک ہفتہ تک اس کے جواب کا انتظار کروں گا اگر آپ پیغام صلح میں اس مطالبہ کا جواب دینا چاہیں تو تب بھی قبل از اشاعت میرے نام اس کی ایک نقل فوراً بھیج کر ممنون فرماویں۔

(قاضی محمد نذیر لائلپوری دفتر نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

ماہنامہ انصار اللہ ہر گھر میں پہنچنا چاہیئے

جناب قریشی عبدالرحمن صاحب ناظم اعلےٰ مجلس انصار اللہ سابق سندھ و بلوچستان تحریر فرماتے ہیں:۔

"مضامین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کا انتخاب بہت اچھا ہوتا ہے جو کہ اس رسالہ کے معیار کو تربیتی نقطہ نگاہ سے بہت بلند کر دیتا ہے۔ بلاشبہ اس کی افادیت انصار۔ خدام اور ممبرات لجنہ کے لئے یکساں ہے۔ یہ رسالہ ہر گھر میں پہنچنا چاہیئے۔"

اگر آپ اب تک اس رسالہ کے خریدار نہیں بنے تو اب چھ روپے سالانہ ادا کر کے ضرور اسے منگوانے کا اہتمام فرمائیں۔

(قائد اشاعت)

یوم مصلح موعود کی تقریب سعید پر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

مندرجہ ذیل مقامات سے بھی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ وہاں پر یوم مصلح موعود کی تقریب پر احمدی جماعتوں نے جلسے کئے اور اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے پورا ہونے کا تذکرہ کیا گیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اجتماعی دعائیں کی گئیں۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی۔ لجنہ اماء اللہ جہلم۔ لجنہ اماء اللہ نور آباد ضلع لاڑکانہ۔ ناصرات الاحمدیہ راولپنڈی۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ چک ۶۹ گ ب گھسیٹ پور ضلع لائل پور۔ چک ۶۶ ر ب امراد ضلع بہاولنگر۔ جہلم۔ لالہ موسیٰ۔ میر پور خاص۔ چکوال۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ۔ حیدر آباد۔ جھنگ صدر۔ لجنہ اماء اللہ پشاور۔ بیکھی آنا ضلع شیخوپورہ۔

اعلان دار القضاء

مکرم قریشی حمید اسلم صاحب وکیل سیالکوٹ نے لکھا ہے کہ ہمارے والد صاحب محترم مولوی ظہور الدین صاحب ایڈووکیٹ گجرات مورخہ ۱۵/۳/۶۰ کو بمقام سیالکوٹ وفات پا گئے تھے۔ مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ $\frac{F\ 118}{5-55}$ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ 1096.50 Rs بقایا جمع ہے اس میں سے مبلغ -/662 Rs چندہ تحریک جدید دے دیا جائے۔ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء اس پر متفق ہیں

(۱) محترمہ اقبال بیگم صاحبہ بیوہ مولوی صاحب مرحوم (۲) لیفٹیننٹ کرنل قریشی مظفر الدین صاحب (۳) قریشی حمید اسلم صاحب (۴) کیڈٹ ضیاء الدین صاحب پسران (۵) محترمہ خالدہ مجید صاحبہ (۶) محترمہ سلیمہ وحید صاحبہ (۷) ڈاکٹر کشور ظفر حسین صاحبہ دختران۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

صحت کو برقرار رکھنے کے آٹھ اصول

از مکرم ڈاکٹر اختر احمد صاحب فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

"تنگدستی اگر نہ ہو غالبؔ تندرستی ہزار نعمت ہے"

بظاہر یہ شاعرانہ کلام ہے۔ لیکن صحت اور بیماری کا اگر موازنہ کیا جائے تو واقعی یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ صحت ایک ایسی دولت ہے جس کی قیمت ادا نہیں کی جاسکتی تازہ انکشافات اور جدید تحقیقات کے نتیجے میں بھی یہ حقیقت کھل کر سامنے آچکی ہے کہ گری ہوئی صحت اور بگڑی ہوئی حالت کو بحال کرنے میں لوگوں کو مدد دینے سے زیادہ سہل اور آسان صورت یہ ہے کہ لوگوں کو صحت برقرار رکھنے اور اس میں ٹھہراؤ پیدا کرنے کی تدابیر بتائی جائیں جو آسان بھی ہوں اور تمام لوگوں کے لئے قابل عمل بھی۔ سائنسدانوں اور ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اگر آدمی اپنی زندگی میں چند باتوں کا عادی ہو جائے اور خود بھی عمل کرے اور اپنے خاندان والوں کو بھی عمل کرائے تو وہ خود بھی اور اس کا خاندان بربادیٔ صحت کا شکار ہونے سے بچا رہے گا۔

نئی تحقیقات کے یہ اصول حسب ذیل ہیں:-

پہلا اصول۔ ہلکی پھلکی ورزش

صحت کو برقرار رکھنے، خراب ہونے اور گرنے سے محفوظ رکھنے کا اس سے بڑھ کر شاید ہی کوئی دوسرا طریقہ ہو۔ لیکن بہت زیادہ ورزش کرنا مفید ہونے کی بجائے کسی حد تک مضر ہو سکتا ہے جنوبی کیلی فورنیا یونیورسٹی کے جسمانی تعلیم کے پروفیسر ڈاکٹر لاورینس ای مورہاؤس نے اس سلسلے میں جو تحقیقات کی ہے اس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہفتہ میں دو مرتبہ دس دس منٹ کی صحیح قسم کی ورزش ایک اوسط قسم کے آدمی کی صحت کو برقرار اور قائم رکھنے کے لئے کافی ہو سکتی ہے سب سے آسان کم خرچ اور مفید ورزش پیدل چلنا ہے اگر دو تین میل صبح شام پیدل چل لیا جائے تو اس سے صحت کو بے حد فائدہ پہنچ سکتا ہے اس قسم کی ورزش عورتوں اور بوڑھوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے جو کہ کوئی اور سخت قسم کی ورزش یا کھیل نہیں کھیل سکتے۔ کوئی بھی ورزش کی جائے لیکن اگر باقاعدگی سے کی جائے۔ تو صحت برقرار رہتی ہے

دوسرا اصول "آپ کو روزانہ کتنی دیر سونا چاہیئے"

ایک اوسط قسم کا آدمی اگر روزانہ آٹھ گھنٹے سوتا ہے۔ تو اس کے لئے مفید ہے۔ اس سے اس کی صحت بھی برقرار رہ سکتی ہے اور اس کی عمر بھی دراز ہو سکتی ہے۔ اگرچہ بعض لوگ اس سے کم بھی سو کر جسمانی صحت ٹھیک رکھ سکتے ہیں۔ لیکن تجربے سے کم سونے والوں کی نسبت ۸ گھنٹے سونے والے زیادہ بہتر اور صحت مند ثابت ہوئے ہیں۔ کسی شخص کے لئے زیادہ دیر تک سونا دراصل اس کے کام کی نوعیت پر موقوف ہے۔ ایک شخص جو دماغی محنت کرتا ہے اسکو اس شخص کی نسبت زیادہ سونا چاہیئے جو جسمانی محنت کر کے اپنی روزی کماتا ہے کیونکہ جو لوگ دماغی کام کرتے ہیں ان کو اپنی ضائع شدہ قوت کو بحال کرنے اور اعصابی قوت کو جمع کرنے کے لئے زیادہ مہلت درکار ہوتی ہے۔ تجربات بتاتے ہیں کہ جسمانی محنت کرنے سے جو تھکاوٹ پیدا ہوتی ہے وہ معمولی سے آرام اور تھوڑی دیر کی نیند سے دور ہو جاتی ہے لیکن اسکے برعکس ذہنی الجھنوں اور دماغی محنتوں سے جو اعصاب کو تھکان ہوتی ہے وہ معمولی سے آرام سے دور نہیں ہوتی ہے

تیسرا اصول "آپ کیسی غذا استعمال کریں"

پنسلوینیا کے ایک کالج نے غذا کے سلسلے میں سینکڑوں مردوں اور عورتوں سے جن کی صحت قابل رشک تھی ان کی خوراک کے سلسلے میں جب استفسار کیا تو ان سب نے یہی بتایا۔ کہ وہ کثرت سے گوشت مچھلی۔ انڈا اور ایسی غذائیں استعمال کرتے ہیں جن میں پروٹین ہوتی ہیں۔ غذائیت میں پروٹین ہی ایسی چیز ہے جو قوت کو بحال کرنے میں سب سے زیادہ اثر رکھتی ہے۔

چوتھا اصول "آپ کس وقت کھائیں"

صحت کو برقرار رکھنے کا چوتھا اصول یہ ہے کہ آپ صبح کے وقت جب بیدار ہوں تو زیادہ دیر تک نہار منہ نہ رہیں۔ بلکہ ناشتہ ضرور کریں۔ اور پیٹ بھر کر ناشتہ کریں۔ صبح کے وقت ناکافی غذا کا استعمال کرنا صحت کے لئے مضر ہے۔ معمولی اور مختصر سا ناشتہ صحت کو برباد مزاج کو چڑچڑا اور روزانہ کی قوت کار کو سخت نقصان پہنچاتا ہے۔ ناشتہ اور کھانے کے درمیان جو وقفہ ہوتا ہے وہ تقریباً نصف دن کا ہوتا ہے

امریکہ کے میو کلینک کے محققین کا کہنا ہے کہ ناشتہ میں کافی خوراک کا استعمال کرنا صحت کے لئے بے حد مفید ہے اگر بھاری ناشتہ کے بعد دن اور رات کو کھانا کم کھایا جائے تو اس کا اثر اچھا پڑتا ہے۔ تمام ڈاکٹروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بدہضمی اور دیگر شکمی امراض کی اصلی اور بنیادی وجہ غذا کو صحیح طریقے پر استعمال نہ کرنا ہے۔ مثلاً جلدی جلدی کھانا اور گھبراہٹ اور پریشانی کی حالت میں کھانا۔ یہ صورت حال غذا کو صحیح طور پر ہضم نہیں ہونے دیتی اور نظام انہضام کو برباد کر دیتی ہے

پانچواں اصول "دماغ کو متوازن رکھا جائے"

صحت کو برقرار رکھنے میں دل و دماغ کا حصہ بڑا اثر ہوتا ہے اتنا دوسرے عناصر کا نہیں ہے اس بارے میں دماغ کی اہمیت کو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ صحت کے محافظین کا کہنا ہے کہ انسان کو جو جسمانی بیماریاں ہوتی ہیں۔ ان میں ۵۰ فی صد بیماریاں محض دماغی ہیجان جذباتی کشمکش اور دماغ کو متوازن رکھنے کے لئے جو اصول صحت مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کے خلاف عمل کرنے سے پیدا ہوتی ہیں چند بیماریاں جو عام ہیں۔ اکثر ذہنی الجھنوں اور جذباتی کشمکش کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں مثلاً

بیماری	فی صد
پیٹھ اور گردن میں درد	۷۵ فی صد
دورانِ سر	۸۰ فی صد
جلدی بیماری	۳۰ فی صد
گیس معدہ	۹۰ فی صد
دردِ سر	۸۰ فی صد
قبض	۷۰ فی صد
تھکاوٹ اور تکان	۹۰ فی صد

یہ بیماریاں لوگوں میں عام پائی جاتی ہیں اور ان کے پیدا ہونے کے اسباب اعصابی تناؤ جذباتی ہیجان اور کشمکش ہیں۔

چھٹا اصول "فکر اور پریشانیوں سے بچیے"

اس سلسلہ میں جو مطالعہ کیا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ انسان کی صحت کو برباد کرنے والی فکر اور پریشانیوں سے بڑھکر کوئی چیز نہیں ہے خصوصاً اپنی صحت کے سلسلے میں پریشانیاں تو اچھی خاصی صحت کو تباہ کر دیتی ہیں۔

یہ واقعہ ہے کہ بعض لوگ اپنی صحت کے سلسلے میں خواہ مخواہ کی پریشانیوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنی صحت کے بارے میں کوئی شبہ ہے، کوئی تکلیف ہے، کسی قسم کی الجھن کا سامنا ہے تو ڈاکٹروں سے مشورے طلب کیجئے محض واہمہ میں مبتلا رہنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ وہم بیماری کا گھر ہے۔ اس سے بچیئے اس کے علاوہ اگر آپ کو مالی۔ تعلیمی یا کسی اور قسم کی کوئی پریشانیاں ہوں۔ تو بجائے ان سے خوفزدہ ہونے اور اپنی صحت کو برباد کرنے کے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ ایک مشہور مقولہ ہے۔

The Bet way To get out of a Afficulty Through it.

ساتواں اصول "شدت احساس اور جذباتی کشمکش کو کم کیجئے"

شدت احساس اور جذباتی کشمکش کی وجہ سے صحت کو بڑا نقصان پہنچتا ہے۔ ایسے مریضوں کا نفسیاتی علاج کیا جاتا ہے اور جو لوگ سمجھدار ہیں ان کو خود اس سلسلے میں چار باتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔

اپنی زندگی کو باعمل بنائیے اور بے کار بیٹھ کر وقت نہ ضائع کیجئے۔ کھیل کود میں حصہ لیجئے خواہ وہ میدانی کھیل ہو خواہ غیر میدانی اپنے دل سے نفرت نکال دیجئے اور محبت کرنا سیکھئے اور آخری بات یہ کہ دعا اور عبادت میں مشغول رہیئے۔ دوسروں کے کام آئیے دوسرے لوگوں کی تکلیفیں دور کرنے سے اپنی مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔ ان طریقوں سے جذباتی کشمکش پر قابو پایا جاسکتا ہے اور دل کو تسکین حاصل ہو سکتی ہے

آٹھواں اصول "اپنے آپ کو صحتمند رکھنے کیلئے ہمیشہ مشغول رہیئے"

امریکہ کی شکاگو یونیورسٹی سے جو اس سلسلے میں معلومات حاصل ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحتمند رہنے کے لئے زندگی کو مصروف رکھنا ضروری ہے۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ جتنی مصروف زندگی گذارتے ہیں ان کی اتنی ہی اچھی صحت ہوتی ہے۔ ماہرین نفسیات کا کہنا ہے۔ کہ جو لوگ اپنی زندگی مصروف نہیں گذارتے وہ دراصل اپنے ہاتھ میں اتنا وافر وقت رکھتے ہیں۔ جو ان کے دماغی الجھنوں اور جسمانی مصیبتوں کے کام آتا ہے۔ جو لوگ بے مصرف زندگی گذارتے ہیں ان کے اندر مرض کے دفاع کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ وہ دردِ سر اور دکھن میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور عام طور پر ان کی صحت کمزور رہتی ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ صحت پر اثر ہونے والی اہم چیز انسان کا کردار ہے۔ کردار کا مطلب۔ کام کا طریقہ اور انداز ہے

اپنے آپ پر بھروسہ رکھئے۔ آپکے اندر زبردست قوتیں پوشیدہ ہیں۔ جو آپ کی ضامن ہے۔

امتحان ناصرات الاحمدیہ

اپریل کے آخری ہفتے میں ناصرات الاحمدیہ کا دینی معلومات کا امتحان ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ امتحان دو گروپوں میں ہوگا۔ چھوٹے گروپ کے لئے نصاب رسالہ دینی معلومات مصنفہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ہے اور بڑے گروپ کے لئے دینی معلومات، قرآن کریم کے پہلے پارے کے پہلے ربع کا ترجمہ اور چہل حدیث ہے۔ ہر شہر کی عہدیداروں سے درخواست ہے کہ وہ بچیوں کو نصاب کی فراہمی اور تیاری میں مدد دیں کتاب دینی معلومات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے شائع کروائی ہے۔ اور دفتر لجنہ اماء اللہ سے مل سکتی ہے۔ فی کاپی قیمت ۲ر ہے اور سینکڑہ دس روپے ہے۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● لاہور - ۱۵ مارچ - تئیس مارچ کو یوم پاکستان کو تمام مغربی پاکستان میں شایان شان طریقہ سے منانے کی تیاریاں جاری ہیں۔ یوم پاکستان کے موقع پر لاہور میں سورج طلوع ہوتے ہی ۳۱ توپیں داغی جائیں گی۔ صدر پاکستان قوم کے نام یوم پاکستان کا پیغام نشر کریں گے۔ تمام اہم سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم لہرائے جائیں گے۔ افواج کی پریڈ ہوگی اور صدر پاکستان سلامی لیں گے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس راولپنڈی میں مسند نشینی کی تقریب منعقد ہوگی۔ جس کے بعد صدر کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ لاہور اور صوبہ کے دیگر مقامات میں تمام اہم سرکاری عمارتوں پر چراغاں کیا جائے گا۔

● تیج گاؤں ۔ ۱۵ مارچ۔ کل قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران میں انکشاف کیا گیا کہ پاکستان کو اب تک اپنے منصوبوں کے لئے نقد اور اجناس کی شکل میں جو امداد ملی ہے ۔ اس کی مالیت تین ارب ڈالر سے زیادہ ہے ۔ اس میں سے مالی امداد ایک ارب دس کروڑ چالیس لاکھ ڈالر اور اجناس کی شکل میں امداد ایک ارب چھیانوے کروڑ چالیس لاکھ ڈالر تھی۔ اقتصادی امور کے ڈویژن کے پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا کہ حکومت پاکستان کو کولمبو منصوبہ کے تحت اب تک انیس کروڑ بیس لاکھ روپے موصول ہوئے انہوں نے بتایا کہ امداد دینے والے ممالک میں کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ برطانیہ اور جاپان شامل ہیں پارلیمانی سیکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ امریکہ نے ۱۹۶۰ء سے اب تک جو امداد دی ہے اس میں سے ڈیڑھ ارب ڈالر کی رقم صرف امریکہ سے سامان کی خرید کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے ۔

● بریلی ۔ ۱۵ مارچ۔ متھیا بہار پور میں ہولی کے موقع پر فرقہ وارانہ فساد ہوگیا۔ جس میں متعدد افراد مجروح ہوئے مجروحین میں بعض کمسن بچے بھی شامل ہیں۔ اگرچہ ابھی تک مکمل تفصیلات معلوم نہیں ہوسکیں تاہم بتایا جاتا ہے کہ فساد کی ابتدا اس وقت ہوئی جب ایک فرقے کے افراد نے زبردستی دوسرے فرقے پر رنگ پھینکنے کی کوشش کی۔ پولیس نے صورت پر قابو پانے کے بعد گیارہ افراد کو حراست میں لے لیا۔ یہ گرفتار شدگان تمام کے تمام مسلمان ہیں ۔

● ڈھاکہ ۔ ۱۵ مارچ ۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل قومی اسمبلی کو بتایا کہ قومی آمدنی کا کمیشن چند ہفتوں تک قائم کر دیا جائے گا۔ وزیر خزانہ نے یہ بات مسٹر ایم۔ اے حق کے ایک سوال کے جواب میں کہی۔ مسٹر محبوب الحق نے وزیر خزانہ سے دریافت کیا کہ کمیشن کے ارکان مقرر کرتے وقت مشرقی اور مغربی پاکستان میں مساوات قائم رکھی جائے گی۔ مسٹر شعیب نے جواب دیا کہ میرے لئے اس وقت ان افراد کے نام بتانا جو کمیشن کے ارکان مقرر کئے جائیں گے اور مساوات کی یقین دہانی کرانا ممکن نہیں ہے ۔

● ڈھاکہ ۔ ۱۵ مارچ ۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے آج قومی اسمبلی کو یقین دلایا کہ حکومت ترقی کے معاملہ میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان مساوات قائم کرنے کی خواہشمند ہے۔ آپ نے کہا مساوات کا اصول خود آئین میں موجود ہے ۔ وزیر خزانہ وقفہ سوالات کے دوران میں بیگم شمس النہار (مشرقی پاکستان) کے ضمنی سوال کا جواب دے رہے تھے۔ آپ نے کہا ہم گذشتہ چار سال کے لئے مکمل ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔ ہم مستقبل کے لئے بھی ذمہ داری قبول کرتے ہیں ۔

● دمشق ۔ ۱۵ مارچ ۔ شامی فوج کے کمانڈر انچیف نے کل اعلان کیا کہ شام، عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ کی یونین قائم کرنے کی غرض سے ابتدائی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ دمشق ریڈیو سے اس اعلان کے فوراً بعد ایک اور اعلان میں بتایا گیا کہ شام اور عراق سے سرکاری وفد قاہرہ روانہ ہو گئے ہیں جہاں وہ تینوں ملکوں کی یونین قائم کرنے کے سوال پر بات چیت شروع کریں گے ۔ شامی انقلاب کی قومی کونسل کے اعلان میں "شام کے عرب عوام" سے خطاب کرتے ہوئے کل بتایا گیا۔ علیحدگی پسند حکومت اور رجعت پسندی کو ختم کر کے شامی فوج نے عوام کی مضبوط خواہشات کی تکمیل کی ہے ۔ آٹھ مارچ کا انقلاب متحدہ عرب جمہوریہ سے شام کی علیحدگی کے تہیہ کا انتظام لینے کی غرض سے ہی برپا نہیں کیا گیا تھا۔ یہ انقلاب حقیقی عرب اتحاد کا نقطہ آغاز تھا سامراج اور اس کے ایجنٹوں نے یہ کہا تھا کہ ہمارا اتحاد ختم کر دیا گیا ہے لیکن اب جو اتحاد صحیح وجود میں آرہا ہے وہ قاہرہ دمشق اور بغداد کی پھر شیرازہ بندی کر دے گا ۔

● ڈھاکہ ۔ ۱۵ مارچ ۔ وزیر قانون مسٹر خورشید احمد نے کل قومی اسمبلی کو بتایا کہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں ہائی کورٹوں کے ججوں کی تعداد بالترتیب ۲۵ اور ۳۰ ہے وزیر قانون نے مسٹر ایم اے حق کے ایک سوال کے جواب میں کہا مرکزی حکومت کے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ ڈھاکہ ہائی کورٹ کے ججوں کے لئے کام بہت زیادہ ہے آپ نے کہا مرکز کو ججوں کی تعداد کے بارے میں صوبائی حکومت کی کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی ہے مولوی فرید احمد نے اس موقع پر کہا "کیا یہ درست نہیں ہے کہ ایسٹ پاکستان ہائی کورٹ کی استعداد ایک ہزار سے زیادہ مقدمات کی نہیں ہے ؟" مسٹر خورشید احمد نے کہا "صوبائی حکومت نے مشرقی پاکستان ہائی کورٹ میں ججوں کی تعداد بڑھانے کے لئے مرکزی حکومت سے ابھی تک کوئی درخواست نہیں کی ہے ۔

● گجرات ۔ ۱۵ مارچ ۔ صدر آزاد کشمیر مسٹر کے ایچ خورشید نے کل یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ حکومت آزاد کشمیر کو فوراً تسلیم کیا جائے۔ اس کے بعد کشمیری عوام اپنی آزادی کی جنگ خود لڑیں گے۔ آپ نے کہا جب تک پاکستان آزاد کشمیر کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا اس وقت تک ہم کشمیریوں کی آزادی کے لئے بیرونی ممالک سے امداد حاصل نہیں کر سکتے۔" مغربی طاقتوں اور دیگر ممالک کا ذکر کرتے ہوئے صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ ہر ملک کے اپنے عالمی مسائل ہیں اور یہ ممالک مسئلہ کشمیر کو اپنے مسائل کی روشنی میں حل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر دوسروں کے مفاد کی بنیاد پر کئے ہوئے فیصلے ہمارے لئے قابل قبول نہیں ہوسکتے کشمیر صرف کشمیریوں کا ہے۔ اور اس مسئلہ کا فیصلہ صرف کشمیری عوام کے مفاد کی روشنی میں ہو سکتا ہے ۔

● ماسکو ۔ ۱۵ مارچ ۔ کل تقریباً تین سو افراد نے عراق میں کمیونسٹوں کے قتل کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ماسکو میں عراقی سفارتخانہ کے سامنے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے "عراقی عوام کے قاتل مردہ باد" کے نعرے لگائے۔ ہجوم جو زیادہ تر نوجوانوں اور ملازموں پر مشتمل تھا۔ دوپہر کے وقت سفارت خانہ کے سامنے جمع ہوگیا جس پر روسی پولیس کا پہرہ تھا۔ مظاہرین نے کتبے اٹھا رکھے تھے۔ جن پر لکھا تھا "عراقی عوام کے قاتل مردہ باد" "قاتلوں کے لئے شرم کا مقام ہے۔" "عراقی مجاہدو ہم تمہارے ساتھ ہیں!" "قاتلوں کو اپنے جرائم کا خمیازہ بھگتنا ہوگا!"

● کلکتہ ۔ ۱۵ مارچ ۔ پاکستان اور بھارت وزارتی سطح پر ایک اور بات چیت کے لئے آمادہ ہو گئے ہیں یہ مذاکرات تریپورہ سے بھارتی مسلمانوں کی جبری بے دخلی سے متعلق ہوں گے۔ کل یہاں مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت میں مذاکرات کے دوران مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے یہ تجویز پیش کی کہ تریپورہ سے بھارتی مسلمانوں کی بے دخلی پر غور کرنے کے لئے پاکستان اور بھارت کے وزراء خارجہ ملاقات کریں۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ سردار سورن سنگھ نے اس تجویز سے اتفاق کیا ہے اور وہ دہلی میں اپنی حکومت سے مشورہ کے بعد مجوزہ ملاقات کی تاریخ اور وقت کا تعین کریں گے دونوں وفود کے ارکان نے کل صبح اس تجویز کی تفاصیل پر غور کیا ۔

● لاہور ۔ ۱۵ مارچ ۔ پاکستان میں ایران کے سفیر آغا جعفر کفائی نے کل شام یہاں ایک تقریب میں پاکستانیوں اور ایرانیوں کے صدیوں پرانے برادرانہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ دنیا کی کوئی طاقت ان دو قوموں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتی آپ نے ان تعلقات کو اور مضبوط بنانے کے بارے میں صدر محمد ایوب خان اور شہنشاہ ایران شاہ رضا شاہ پہلوی کی مساعی کا بھی ذکر کیا۔

یہ تقریب کل شام ایک مقامی ہوٹل میں بعض پاکستانی فضلا اور ہنرمندوں کو شاہ ایران کی طرف سے اعزازی تحفے اور انعامات دینے کی غرض سے منعقد ہوئی تھی ۔

● لائل پور ۔ ۱۵ مارچ ۔ سرگودھا ڈویژن کے کمشنر مسٹر حماد رضا نے محکمہ تعلیم اور ارباب بلدیہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کمسن طلبا میں تقریروں اور کھیلوں میں مسابقت کا رجحان پیدا کر کے ان کی خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کریں اور بچوں کے باہمی مقابلوں کا سلسلہ وسیع کریں۔ ڈویژنل کمشنر کل یہاں یونین کمیٹی نمبر ۱۴ کے زیر اہتمام پرائمری سکولز کے کھیلوں کے مقابلوں کی ایک تقریب کی صدارت کر رہے تھے ۔

● نئی دہلی ۔ ۱۵ مارچ ۔ بھارت میں شائع ہونے والے ہزاروں اخبارات و رسائل میں اشاعت کے اعتبار سے جہاں انگریزی زبان کا ایک روزنامہ ایک لاکھ سے زیادہ چھپتا ہے ۔ وہاں اردو زبان کے ایک ماہانہ رسالہ کی اشاعت بھی ایک لاکھ سے اوپر ہے ہندی زبان میں کوئی روزنامہ یا ہفت روزہ یا ماہنامہ اتنی بڑی تعداد میں شائع نہیں ہوتا۔ اسی طرح بھارت میں کوئی ملکی اخبار یا رسالہ بھی ایسا نہیں جو تمام بڑی بھارتی زبانوں میں شائع ہوتا ہو۔ لیکن روسی سفارتخانہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کا جریدہ "سوویٹ لینڈ" بھارت کی چودہ بڑی زبانوں بشمول اردو میں شائع ہوتا ہے ۔ اور اس کی مجموعی اشاعت تین لاکھ سے زیادہ ہے سہ رنگی تصاویر۔ چکنا دبیز کاغذ۔ دیدہ زیب طباعت اور بڑے سائز کے اڑتالیس صفحات پر مشتمل "سوویٹ لینڈ" پچیس پیسے میں ارزاں ترین رسالہ ہے ۔ امریکی سفارتخانہ بھی ایک ماہنامہ بزبان انگریزی "SPAN" شائع کرتا ہے۔ جو آرٹ پیپر پر کئی رنگوں میں چھپتا ہے اور اپنی نوعیت کے اعتبار سے پچاس پیسے میں "سوویٹ لینڈ" کے مقابلہ میں سستا ہے یہ جریدہ اونچے تعلیم یافتہ طبقہ میں پڑھا جاتا ہے۔ اور اس کی اشاعت بیس ہزار تک محدود ہے بھارت میں صرف روس اور امریکہ ہی اپنی اپنی پبلسٹی پر سب سے زیادہ روپیہ خرچ کرتے ہیں ۔

● ملتان ۔ محکمہ امداد باہمی منٹگمری نے فروری کے دوران پچیہ وطنی اور پاک پٹن کے علاقوں کی ترقیاتی قرضہ اور دیگر امداد باہمی کی انجمنوں کو ایک لاکھ چونتیس ہزار روپے کے قرضے دیئے ۔ اس مدت کے دوران میں ان سوسائٹیوں سے قبل ازیں دیئے گئے قرضوں کی ۶۷ ہزار روپے وصول کئے گئے ۔

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے عزیزم ڈاکٹر محمد اکرم وڑائچ ایم بی بی ایس کو مورخہ ۲۴ فروری بروز اتوار فرزند عطا فرمایا ہے ۔ نومولود کا نام منصور احمد تجویز ہوا ہے ۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے ۔ اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالامال کرے اور اسے والدین اور خاندان کیلئے قرۃ العین بنائے ۔

سلطان علی ورک پنشنر
شہر سیالکوٹ

(۲) خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے عید کے دوسرے دن لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے ۔

محمد اشرف غلام احمد پارک لاہور

ہمدرد نسواں مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا مکمل کورس انیس ۱۹/ روپے ۔ دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

کشمیر کے مسئلہ پر لاحاصل بات چیت غیر معین عرصہ تک جاری نہیں رکھی جا سکتی

"وادی کو کشمیر کے مسئلہ سے الگ نہیں رکھا جا سکتا" (بھٹو)

ڈھاکہ ۱۶ مارچ۔ وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے بتایا ہے کہ کشمیر پر کلکتہ کی وزارتی بات چیت میں پاکستان یا بھارت نے تصفیہ کی کوئی نئی تجویز پیش نہیں کی آپ نے کہا بات چیت سے کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا کشمیر کے مسئلہ پر بہت کم گفتگو ہوئی اور ہم غیر معین عرصہ تک کسی نتیجہ کے بغیر بات چیت جاری نہیں رکھ سکتے۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ تصفیہ کشمیر کے بغیر دونوں ملکوں میں پائدار دوستی قائم نہیں ہو سکتی

دریں اثنا دبات چیت کی ناکامی کے بعد جاری ہونے والے مشترکہ اعلان میں جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ آئندہ مذاکرات ۲۱ اپریل کو کراچی میں ہوں گے۔ وہاں اس دفعہ سابقہ مشترکہ اعلانات کے برعکس یہ نہیں کہا گیا کہ "گفتگو خوشگوار ماحول میں ہوئی۔

مشترکہ اعلان کا متن حسب ذیل ہے۔ "مسئلہ کشمیر اور دوسرے متعلقہ امور پر کراچی کی بات چیت (تیسرا دور) کے اختتام پر بھارت کے وزیر ریلوے سردار سورن سنگھ نے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو مارچ ۱۹۶۳ء میں کلکتہ میں مذاکرات جاری رکھنے کی دعوت دی مسٹر بھٹو نے سردار سورن سنگھ کی دعوت قبول کر لی اور ڈھاکہ سے پاکستانی وفد کے ارکان کو لے کر ۱۲ مارچ کو کلکتہ پہنچے۔ وزیر خارجہ پاکستان نے کلکتہ پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد مغربی بنگال کی گورنر مس پدماجی نیڈو اور وزیر اعلیٰ مسٹر پی سی سین سے ملاقات کی۔ اس کے بعد بارہ مارچ کو بھی راج بھون میں پاکستان اور بھارت کے وفود میں رسمی کانفرنس ہوئی۔ دونوں وفدوں کے لیڈروں نے مختصر تقریریں کیں اور اس کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ مسئلہ کشمیر اور دوسرے متعلقہ امور پر بات چیت جاری رکھنے کے لئے دونوں لیڈروں کے درمیان علیحدگی میں ملاقات ہونی چاہیئے چنانچہ ۱۲ اور ۱۳ اور ۱۴ مارچ کو سردار سورن سنگھ اور مسٹر بھٹو کے درمیان متعدد ملاقاتیں ہوئیں۔ بعض ملاقاتوں میں ان کے مشیروں نے بھی امداد کی۔ سردار سورن سنگھ نے مسٹر بھٹو کی دعوت پر بات چیت کا ایک اور دور منعقد کرنا منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ دونوں وفدوں کے درمیان ۲۱ اپریل کو کراچی میں دوبارہ ملاقات ہوگی۔ مسٹر بھٹو اپنے وفد کے ہمراہ ۱۵ مارچ کو ڈھاکہ واپس آ گئے۔

شام میں سرکاری افسروں کی تطہیر

بیروت ۱۴ مارچ۔ شام کی نئی حکومت نے بڑے پیمانہ پر "رجعت پسند افسروں" اور ناقابلِ اعتماد سول حکام کی تطہیر شروع کر دی ہے۔ گذشتہ دنوں ایک سو چار فوجی افسروں کو فوج سے معطل کر دیا گیا ہے۔ ان میں سابق سپریم کمانڈر جنرل سحر الدین اور چیف آف سٹاف ناممق کمال بھی شامل ہیں۔ نیز چار سو افسروں پر کڑی نگرانی عائد کر دی گئی ہے۔

عبد الصبور کنونشن لیگ پارلیمنٹری پارٹی کے لیڈر منتخب ہو گئے

ڈھاکہ ۱۶ مارچ۔ مرکزی وزیر مواصلات خان عبد الصبور خان قومی اسمبلی میں کنونشن مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے لیڈر منتخب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے مدمقابل مسٹر فضل القادر چودھری (مرکزی وزیر اطلاعات) کو چھ ووٹ سے شکست دی۔ خان عبد الصبور خان کو اکتالیس اور مسٹر فضل القادر چودھری کو پینتیس ووٹ ملے ستر ارکان نے ووٹ نہیں دئے۔ رائے شماری میں صدارت کے فرائض وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے انجام دئے۔

صوبائی ایڈووکیٹ جنرل محمد انور اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے

لاہور ۱۶ مارچ۔ صوبائی ایڈووکیٹ جنرل مسٹر ایم انور کل اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور عہدہ کا چارج اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل مسٹر بدیع الزمان کے سپرد کر دیا ہے مسٹر انور تین سال سے ایڈووکیٹ جنرل کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

مسٹر انور نے کل قبل دوپہر اپنا استعفیٰ بڑے ڈرامائی انداز میں صوبائی اسمبلی کے اجلاس کے دوران قائمقام وزیر قانون ملک قادر بخش کو پیش کیا۔ اسی سلسلہ میں ایوان میں خاصی بحث بھی ہوئی۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی ایڈووکیٹ جنرل نے اسمبلی کے اجلاس میں استعفیٰ پیش کیا ہو۔ مسٹر انور اس سے قبل ۱۹۵۸ء میں اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کی حیثیت سے کام کرتے تھے لیکن بعض وجوہ کی بنا پر وہ مستعفی ہو گئے اور ۱۹۵۹ء میں انہیں دوبارہ ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا گیا تھا۔

تقریب شادی

عزیزم چوہدری منور احمد صاحب سلمہ کا نکاح عزیزہ سیدہ منور سلطانہ صاحبہ بنت سید عبد الغنی صاحب شریف مرحوم آف قریہ ٹاؤن منٹگمری کے ساتھ پانچہزار روپیہ حق مہر پر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری نے مورخہ ۱۹-۳-۶۳ کو پڑھایا تھا۔ اور برات مورخہ ۱۳-۳-۶۳ کی صبح کو سرگودہا سے بذریعہ بس دکار روانہ ہو کر ۱۲½ بجے دوپہر منٹگمری پہنچی۔ اور اسی دن شام کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مکرم ماسٹر محمد صاحب سلم نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ اور برات ۵ بجے شام عازم سرگودہا ہوئی۔ بعد مورخہ ۱۵-۳-۶۳ کو دعوت ولیمہ کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا۔ جس میں مقامی جماعت کے علاوہ معززین شہر اور ربوہ سے بھی احباب نے شرلیت فرمائی۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے دینی اور دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ خاکسار محبوب احمد مالک سدرن کیمیکل انڈسٹریز بلاک ۱۲ سرگودھا۔

نوٹ:- مکرم چوہدری محبوب احمد صاحب نے اس خوشی میں ایک مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا۔ (مینیجر الفضل)

بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ہمیں اپنی معیشت کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہیئے

مجلس اقتصادیات کے زیر اہتمام ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ اختر کی تقریر

ربوہ: ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ اختر صدر شعبہ اقتصادیات پنجاب یونیورسٹی نے مورخہ ۱۳ مارچ کو یہاں طلبہ سے ایک خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے غیر موافق اثرات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اپنی معیشت کو زیادہ سے زیادہ مستحکم بنانا چاہیئے اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے وسائل کو زیادہ موثر اور زیادہ سائنٹیفک طریقوں سے بروئے کار لائیں۔ آپ مجلس اقتصادیات تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام "پاکستان میں مسئلہ آبادی" پر تقریر کر رہے تھے کہ ایک اندازہ کے مطابق ۲۰۰۰ء میں دنیا کی موجودہ آبادی دگنی ہو جائے گی۔ آبادی کی شرح میں اس حیرت انگیز اضافہ پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس کے تین اسباب ہیں۔ اول صنعت و حرفت میں انقلاب، دوم زراعت میں انقلاب، سوم علم طب میں انقلاب۔ آپ نے کہا کہ یہ تینوں انقلاب بعض حالات میں براہ راست اور بعض حالات میں بالواسطہ آبادی کی شرح بڑھنے کا باعث ہوتے ہیں آپ نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت مخصوص حالات کے پیش نظر ترقی یافتہ ممالک کی نسبت پسماندہ علاقوں میں آبادی زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ ان ممالک کے زمرہ میں پاکستان بھی شامل ہے۔ آبادی کا مسئلہ بڑی اہمیت اختیار کر گیا ہے

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہمیں اپنے ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کے اثرات سے غافل نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے عملی طور پر بھی کچھ کرنا چاہیئے اگر ہم اپنے ملکی وسائل کو موثر طریقوں سے بروئے کار لا کر اپنی قومی پیداوار میں اضافہ کرنا چاہیں تو ہم ایک حد تک بڑھتی ہوئی آبادی کے اثرات کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنا معیار زندگی بھی بلند کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بہت زیادہ قربانی کرنی پڑے گی۔ آپ نے اس ضمن میں خصوصیت سے بچت کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنی قومی آمدنی کا کم از کم پندرہ فیصد حصہ سرمایہ کاری کے مقاصد کے لئے پس انداز کرنا ہوگا۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت ہماری قومی بچت اس قدر کم ہے کہ بعض حالات میں اشیائے صرف کیلئے بھی ہمیں بیرونی امداد کا محتاج ہونا پڑتا ہے۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے حاضرین کے سوالات کے جواب بھی دئے۔ (مرتبہ رشید جاوید)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی سالانہ تقریب

مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۳ء کو ۴ بجے شام تعلیم الاسلام ہائی سکول کی سالانہ تقریب منعقد ہوگی سکول کی سٹوڈنٹس یونین کے زیر اہتمام "میٹرک کا نیا نصاب پرانے نصاب سے بہتر ہے" کے موضوع پر ایک مباحثہ بھی ہوگا۔ اس مباحثے کے بعد جماعت دہم کے طلبہ کو ویلڈیس پیش کیا جائے گا۔ طلبہ ۴ بجے سے پہلے اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں۔ (انچارج سٹوڈنٹس یونین)

برطانیہ اور امریکہ مئی میں مسئلہ کشمیر پر بات چیت کرنا چاہتے ہیں

کلکتہ ۱۷ مارچ۔ کشمیر کی وزارتی بات چیت کا پانچواں دور اپریل میں منعقد کرنے کا فیصلہ اس اعتبار سے وزیر خارجہ پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کی کامیابی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ وزارتی بات چیت کے پانچویں دور کو ماہ مئی تک کے لئے ملتوی کرنا چاہتے تھے۔ لیکن وزیر خارجہ نے اپریل میں کانفرنس میں کانفرنس کے انعقاد پر زور دیا اور ان کا یہ مطالبہ تسلیم کر لیا گیا

کشمیر کو بین الاقوامی علاقہ قرار دینا ناقابل عمل ہے

لندن ۱۷ مارچ۔ لندن کے اخبار "ٹائمز" نے وادی کشمیر کو بین الاقوامی علاقہ قرار دینے کی تجویز کو ناقابل عمل قرار دیا ہے ٹائمز کے دہلی کے نامہ نگار کے بیان کے مطابق وزیر امور تعلقات دولت مشترکہ ڈنکن سینڈز کے دورہ برصغیر کے بعد یہ تجویز سامنے آئی لیکن جو لوگ اس کو قابل عمل سمجھتے ہیں وہ حالات کے اصل پس منظر سے ناواقف ہیں۔ بھارت وادی کشمیر اور سری نگر سے کسی صورت میں بھی دستبردار ہونے پر تیار نہیں۔ واضح رہے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے یہ اطلاع دی تھی کہ وادی کشمیر کو انتظامی کونسل کے تحت غیر جانبدار علاقہ بنا دیا جائے گا اور اس کونسل میں بھارت و پاکستان کا ایک ایک نمائندہ ہوگا م کونسل کا تیسرا رکن چیئرمین ہوگا۔ اور یہ برصغیر کے علاوہ کسی اور ملک کی ایسی شخصیت ہوگی جو بھارت وپاکستان دونوں کے لئے قابل قبول ہو۔

امریکہ لنکا کی مالی امداد بحال کر دیگا

کولمبو ۱۶ مارچ سٹیٹسمین کے نامہ نگار مقیم کولمبو کی اطلاع کے مطابق لنکا کے لئے امریکی امداد بحال کر دی جائے گی۔ امریکی تیل کمپنیوں کو قومی ملکیت قرار دینے کے اقدام کے بعد لنکا اور امریکہ کے درمیان ان کمپنیوں کے مسئلہ پر تنازعہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور امریکہ نے لنکا کے لئے امداد بند کر دی تھی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵